21241 ـ وضوء ميں بسم اللہ پڑھنے كا حكم

سوال

وضوء ميں بسم اللہ پڑھنے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

وضوء ميں بسم اللہ پڑھنے كے حكم ميں علماء كا اختلاف ہے:

امام احمد كے ہاں بسم اللہ واجب ہے، ان كى دليل درج ذيل حديث ہے:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جو شخص بسم اللہ نہيں پڑھتا اس كا وضوء ہى نہيں "

سنن ترمذى حديث نمبر (25) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ترمذى ميں اسے حسن قرار ديا ہے، المغنى ابن قدامہ (1 / 145) بھى ديكھيں.

اور جمہور علماء كرام جن ميں امام ابو حنيفہ، امام مالك، اور امام شافعى رحمہم اللہ اور امام احمد كى ايك روايت شامل ہےكہ بسم اللہ وضوء كى سنن ميں شامل ہے واجب نہيں.

انہوں نے عدم وجوب پر درج ذيل دلائل سے استدلال كيا ہے:

1 ـ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايك شخص كو وضوء كرنے كى تعليم ديتے ہوئے فرمايا:

تم وضوء اس طرح كرو جس طرح تجھے اللہ تعالى نے حكم ديا ہے "

سنن ترمذى حديث نمبر (302) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ترمذى حديث نمبر (247) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور يہ درج ذيل فرمان بارى تعالى كى طرف اشارہ ہے:

اے ایمان والو جب تم نماز كے لیے كھڑے ہوؤ تو اپنے چہرے اور كہنیوں تك ہاتھ دھو لیا كرو، اور اپنے سروں كا مسح كرو، اور دونوں پاؤں ٹخنوں تك دھویا كرو، اور اگر تم جنابت كی حالت میں ہو تو پھر طہارت كرو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں یا تم میں سے كوئی ایك پاخانہ كرے یا پھر بیوی سے جماع كرے اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاكیزہ مٹی سے تیمم كرو اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مسح كرلو، اللہ تعالی تم پر كوئی تنگی نہیں كرنا چاہتا، لیكن تمہیں پاك كرنا چاہتا ہے، اور تم پر اپنی نعمتیں مكمل كرنی چاہتا ہے، تا كہ تم شكر كرو المآئدة (6).

اور اس میں بسم اللہ پڑھنے كا حكم نہیں ہے.

دیكھیں: المجموع للنووی (1 / 346).

اس حدیث كو ابو داود نے ان الفاظ سے بھی مكمل الفاظ میں روایت كیا ہے، اور اس میں عدم وجوب كی واضح دلیل ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم میں سے كسی كی بھی اس وقت تك نماز مكمل نہیں ہوتی جب تك وہ اچھی طرح وضوء نہ كر لے، جیسا كہ اسے اللہ تعالی نے حكم دیا ہے، چنانچہ وہ اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ كہنیوں تك دھوئے، اور سر كا مسح كرے، اور دونوں پاؤں ٹخنوں تك دھوئے... " الحدیث

سنن ابوداود حدیث نمبر (856).

یہاں نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ كا ذكر نہیں كیا، جو اس كی دلیل ہے كہ بسم اللہ پڑھنا واجب نہیں.

دیكھیں: السنن الكبری للبیھقی (1 / 44).

2 - بہت سے صحابہ جنہوں نے نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے وضوء كا طریقہ بیان كیا ہے انہوں نے بسم اللہ كا ذكر نہیں، اگر واجب ہوتی تو اسے لازمی بیان كیا جاتا.

دیكھیں: الشرح الممتع (1 / 130).

بہت سے حنابلہ نے جن میں خرقی اور ابن قدامہ شامل ہیں یہی قول اختیار كیا ہے.

دیكھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 145) الانصاف (128).

اور معاصر علماء میں سے محمد بن ابراہیم اور محمد بن عثیمین رحمہم اللہ نے اختیار كیا ہے.

دیکھیں: فتاوی الشیخ محمد بن ابراہیم (2 / 39) الشرح الممتع (1 / 130 ، 300).

بسم اللہ کو واجب قرار دینے والوں نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے انہوں نے اس کا جواب دو طرح دیا ہے:

پہلا:

یہ حدیث ضعیف ہے.

علماء کی ایك جماعت جن میں امام احمد، بیہقی، نووی اور بزار شامل ہیں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے.

امام احمد رحمہ اللہ سے وضوء میں بسم اللہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

اس سلسلے میں کوئی حدیث ثابت نہیں، اور نہ ہی مجھے اس مسئلہ میں کسی ایسی حدیث کا علم ہے جس کی سند جید ہو. اھـ

المغنی ابن قدامہ (1 / 145).

دیکھیں: السنن الکبری للبیہقی (1 / 43) المجموع للنووی (1 / 343) تلخیص الحبیر (1 / 72).

دوسرا جواب:

اگر حدیث صحیح بھی ہو تو اس کا معنی یہ ہے کہ: اس کا وضوء مکمل نہیں، اس کا معنی یہ نہیں کہ اس کا وضوء بسم اللہ کے بغیر صحیح نہیں ہے.

دیکھیں: المجموع للنووی (1 / 347) اور المغنی ابن قدامہ (1 / 146).

اس بنا پر ـ اگر ـ حدیث صحیح ہو تو یہ بسم اللہ کی استحباب پر دلالت کرتی ہے نہ کہ وجوب پر. واللہ اعلم.

اس لیے اگر کوئی شخص بسم اللہ پڑھے بغیر وضوء کرے تواس کا وضوء صحیح ہے، لیکن اسے اس سنت پر عمل کرنے کا ثواب حاصل نہیں ہوا، لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ انسان وضوء سے پہلے بسم اللہ پڑھنا ترك نہ کرے.

واللہ اعلم .